

علامہ صابونی اور صفوۃ التفاسیر میں ان کا منہج: ایک تحقیقی جائزہ

Allama Sabooni and His Methodology in Safwat Al-Tafaseer: A Research Review

ہارون الرشیدⁱ ڈاکٹر نجم الحسنⁱⁱ پروفیسر ڈاکٹر عطا الرحمنⁱⁱⁱ

Abstract

The Holy Quran is complete code of life for all mankind. Its teachings cover all sphere and corner of life. The practical pattern of the Holy Qur'an is the beautiful way of the last Prophet of Allah, Muhammad (S.A.W). Islamic scholars have written different Tafaseer to illustrate its teachings, commandments and subjects. Some are old Tafaseer while the others have been written in the contemporary era. One of these present Tafaseer is Safwat al tafaseer which is written by Muhammad Ali Saboni. It is written in Arabic language. Its methodology is unique and excellent. It is not so long nor so short. Actually it summary of some well-known Tafaseer as: Tafseer e Tabri, Tafseer e kashaf, Tafseer e Qurtubi, Tafseer e Rooh ul Maani, and Tafseer e Ibn e kaseer. The present research paper explains the methodology which is adopted by the author Muhammad Ali Sabooni in his Tafaseer Safwat al Tafaseer.

Keywords: Saboni, methodology, Safwat Al-Tafaseer.

قرآن کریم ساری انسانیت کے لئے دستور حیات ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمات زندگی کے تمام شعبوں کا احاطہ کرتی ہیں۔ قرآن کریم کا عملی نمونہ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر محمد ﷺ کے اسوہ حسنہ ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیمات، احکامات اور مضامین کو سمجھانے کے لئے علماء نے مختلف قسم کی تفاسیریں لکھی ہیں جن میں کچھ قدیم اور کچھ جدید ہیں۔ جدید تفاسیر میں ایک تفسیر "صفوۃ التفاسیر" ہے۔ جو محمد علی صابونی نے مرتب کی ہے۔ صفوۃ التفاسیر عربی زبان میں لکھی گئی ہے۔ اپنے منہج تفسیر کے اعتبار سے ایک بہترین تفسیر ہے۔ یہ تفسیر معقولات اور منقولات کا مجموعہ ہے، یہ تفسیر نہ تو زیادہ مختصر ہے اور نہ بہت طویل، یہ تفسیر دراصل بہت سی تفاسیر کا مجموعہ ہے۔ ان تفاسیر میں چند مشہور درج ذیل ہیں۔ تفسیر بکری، تفسیر کشاف، تفسیر قرطبی، تفسیر روح المعانی اور تفسیر ابن کثیر ہیں۔ اس آرٹیکل میں محمد علی صابونی کا تعارف، اس نے اپنے تفسیر میں جو طریق کار اور منہج اختیار کیا ہے اس کو بیان کیا گیا ہے۔

i پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف ملائکہ

ii اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف ملائکہ

iii پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف ملائکہ

نام و نسب: آپ کا پورا نام محمد علی صابوئیؒ ہے۔ والد کا نام محمد جمیل صابوئیؒ ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے۔ محمد علی صابوئیؒ بن جمیل احمد صابوئیؒ ہے۔ آپ شام کے شہر حلب میں 1930ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا شمار حلب شہر کے بڑے علماء میں ہوتا تھا، اسی وجہ سے آپ کو بچپن ہی سے دینی مجالس سے قلبی لگاؤ تھا۔ شیخ صاحب اپنے شہر کے مشہور اور نمایاں علماء کے زیر تعلیم رہے۔ پرائمری سکول سے سند لینے کے بعد آپ نے مدرسہ تجاریہ میں داخلہ لیا جہاں ایک سال پڑھنے کے بعد حلب کے مشہور مدرسہ خسرویہ میں داخلہ لیا۔ یہاں آپ نے دینی اور عصری دونوں علوم کے حصول کے بعد 1949ء میں فارغ ہوئے۔ اس کے بعد شام کے وزارت اوقاف نے آپ کو تعلیم کے لئے مصر میں جامعہ ازہر بھیج دیا۔ جہاں آپ نے 1954ء قضاء شرعی میں تخصص کی سند حاصل کی، جوڈاکریٹ کے مساوی ہے۔ شیخ صاحب نے اپنے وقت کے بڑے بڑے اور متبحر علماء سے استفادہ کیا۔ جن میں شیخ محمد نجیب سراج، شیخ احمد شجاع، شیخ راغب طبخ، شیخ محمد سعید ادلی مشہور ہیں۔ جامعہ ازہر سے فراغت کے بعد آپ شام تشریف لے گئے، اور آٹھ سال تک حلب میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ پھر مکہ مکرمہ میں شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی میں شریعت کے شعبہ میں لیکچرار مقرر ہوئے، اور تقریباً تیس سال تدریسی خدمات انجام دیں۔ 2007ء میں عالم اسلام کی ممتاز اور نامور شخصیات کا انتخاب کرنے والی ایک تنظیم نے دوئی انٹرنیشنل قرآنک ایوارڈ کا حقدار شیخ محمد علی صابوئیؒ کو قرار دیا۔ جامعہ ام القریٰ میں آپ کی علمی اور تحقیقی خدمات کو دیکھتے ہوئے آپ کو مرکز البحوث العلمی اور احیاء التراث الاسلامی کارکن مقرر کیا گیا۔ اس دوران آپ نے مشاہیر اسلام کی مایہ ناز کتابوں پر تحقیق کا فرائض سرانجام دیا۔ جن کتابوں میں آپ نے تحقیق کی ان میں بطور خاص امام ابو جعفر نحاس کی کتاب معانی القرآن ہے¹۔

تصانیف

شیخ محمد علی صابوئیؒ کی تالیفات کی پچاس کے قریب پہنچ چکی ہیں۔ جن میں سے مشہور مندرجہ ذیل ہیں۔

صفوۃ التفاسیر، روائع البیان فی تفسیر الاحکام، التفسیر الواضح للمیسر، التبیان فی علوم القرآن، من کنوز السنہ، موسوعہ الفقہ الشرعی المیسر، شرح ریاض الصالحین، مختصر تفسیر الطبری، مختصر تفسیر ابن کثیر، رسالۃ الصلوٰۃ اور شبہات و اباطیل حول تعدد زوجات الرسول ہیں۔ آپ جمعہ کے دن استنبول شہر میں 6 شعبان 1442ھ بمطابق 2021ء میں وفات ہوئے²۔

صفوۃ التفاسیر کا منہج

مصنفؒ مقدمہ میں خود اپنے منہج کے بارے میں راقم ہے:

وقد سلکت فی طریقی لتفسیر الكتاب العزيز الاسلوب الاتي : اولاً: بين يدي السورة وهو بيان اجمالي للسورة الكريمة وتوضيح مقاصدها الاساسية. ثانياً: المناسبة بين الايات السابقة والايات اللاحقة. ثالثاً: اللغة مع بيان الاشتقاق اللغوي والشواهد العربية. رابعاً: سبب النزول. خامساً: التفسير. سادساً: البلاغة. سابعاً: الفوائد والطائف³

"اور میں نے اپنے اس تفسیر میں مندرجہ ذیل طریقہ اختیار کیا ہے۔

1. سورت سے پہلے اس سورت کا اجمالی خلاصہ اور اس میں اس سورت کے بنیادی مقاصد کی طرف اشارہ کرنا۔

2. آیات کریمہ کے درمیان مناسبت بیان کرنا۔

3. آیات کریمہ میں جو کلمات ہو۔ ان کا لغوی تحقیق کرنا اور ان کے لئے شواہد کلام عربی میں بیان کرنا۔

4. آیات کریمہ میں واقع کلمات کا لغوی تحقیق کرنا اور ان کے لئے شواہد کلام عربی میں بیان کرنا۔

5. سبب نزول کی طرف اشارہ کرنا۔

6. آیات کریمہ کا اور دیگر تفاسیر کی روشنی میں تفسیر کرنا۔

7. آیات کریمہ کے بلاغی نکات بیان کرنا۔

8. آیات کریمہ کی فوائد اور اسرار کی طرف اشارہ کرنا۔"

1. سورت کے اجمالی خاکہ میں علامہ صابوئی کا منہج

موصوف سورت کی تفسیر کے آغاز میں سورت کا ایک اجمالی خلاصہ بیان کرتے ہیں۔ جن میں وہ سورت کے اہم مضامین اور مقاصد کو بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ سورہ فاتحہ کے خلاصہ میں لکھتے ہیں:

فهى تتناول اصول الدين وفروعه تتناول العقيدة والعباد والتشريع والاعتقاد باليوم الآخر والايمان بصفات الله
الحسنى الخ⁴

"اس سورت کے اندر دین کے اصول، فروع، عقیدہ، عبادت اور عقیدہ آخرت وغیرہ کے مضامین ذکر کئے گئے ہیں۔"

اسی طرح مصنف سورہ انبیاء کے خلاصہ میں رقم طراز ہے:

وهي تعالج موضوع العقيدة الاسلامية في ميادينها الكبيرة (الوحدانية، الرسالة، البعث والجزاء) وتتحدث عن
الساعة وشدائدها والقيامة واهوالها وعن قصص الانبياء المرسلين⁵

"اس سورت میں دین کے بنیادی عقائد وحدانیت، رسالت اور موت کے بعد زندگی کا ذکر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قیامت اور اس کی سختیوں کا اور بھیجے گئے انبیاء کی قصوں کا ذکر بھی موجود ہے۔"

2. سورت کی فضیلت بیان کرنے میں علامہ صابوئی کا منہج

علامہ صابوئی کو یہ امتیازی شان حاصل ہے کہ جہاں سورت کی فضیلت میں کوئی مسند حدیث موجود ہو تو اس کا ذکر کرتے ہیں اور اس کے لئے الگ عنوان "فضلہا" کے نام سے دیتے ہیں۔ جیسا کہ سورہ بقرہ کی فضیلت میں لکھتے ہیں:

فضلها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجعلوا بيوتكم مقابر ان الشيطان ينفر من البيت الذي تقرأ فيه
سورة البقرة⁶

"نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ اپنے گھروں کو مقبریں مت بناؤ کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہو۔"

اسی طرح اسی کے ذیل میں یہ حدیث بھی نقل کی ہے:

وقال صلى الله عليه وسلم اقرءوا سورة البقرة فإن احذها بركة وتركها حسرة ولا يستطيعها البطلة يعنى السحرة⁷

"آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ تم سب سورہ بقرہ کو پڑھو کیونکہ اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا نہ پڑھنا باعث حسرت ہے، اور یہ سورت سحر سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔"

اسی طرح سورہ یس کے فضیلت کے بارے میں مصنف راقم ہے:

فضلها: قال صلي الله عليه وسلم ان لكل شيء قلبا وقلب القرآن يس⁸

"حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر چیز کے لئے دل ہے اور قرآن کا دل سورہ یس ہے۔"

3. لغوی تحقیق کرنے میں علامہ صابوئی کا منہج

علامہ صابوئی مشکل کلمات کی لغوی تحقیق کرتے ہیں۔ وہ انتہائی آسان انداز میں الفاظ کے معانی واضح کر دیتے ہیں۔ اور اس کے لئے "اللغة" کا عنوان قائم کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے وہ کبھی کبھار عربی اشعار کا بھی سہارا لیتے ہیں۔ جیسا کہ سورہ بقرہ کی تفسیر کرتے وقت وہ "رب" کا معنی اس طرح کرتے ہیں:

الرب: الشك وعدم الطمانينة يقال ارتاب وامر مريب اذا كان فيه شك وريبة⁹

"رب شک اور اطمینان نہ کرنے کو کہتے ہیں۔ ارتاب اور امر مریب اس وقت کہا جاتا ہے جب اس کلام میں شک ہو۔"

اسی طرح مصنف سورہ حدید "أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا⁽¹⁰⁾" آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں:

اللغة: يأن يحن يقال أُنِ يَأْنِي مثل رمي يرمي اي حان. [نخشع] تذلل وتلين. [الأمد] الأجل أو الزمان. [بهيح] حاج الزرع اذا جف ويس بعد خضرته ونضارته. [حطاما] فتاتا يتلاشى بالرياح. [قفينا] ألحقنا وأتبعنا. [كفلين] مثنى كفل وهو النصب¹¹

"یٰٰن کا معنی ہے وقت آنا اور یہ باب ضَرْبُ يَضْرِبُ سے ہے۔ تشخّص کا معنی ہے عاجزی اختیار کرنا اور نرم ہونا۔ الامل اور زمانہ کو کہتے ہیں۔ بھیج کا معنی ہے جب سرسبز و شادابی کے بعد خشک ہو جائے۔ حطاما کا معنی ہے چورا چورا ہونا۔ قفینا کا معنی ہے کسی کی پیروی کرنا۔ کفلین کفل کا ثنیہ ہے حصہ کو کہتے ہیں۔"

4. آیات میں باہمی ربط بیان کرنے میں علامہ صابوئی کا منہج

علامہ صابوئی گذشتہ آیات کا آئندہ آیات کے ساتھ نہایت دلکش مناسبت بیان کرتے ہیں۔ البتہ سورت کی سورت کے ساتھ مناسبت بیان نہیں کرتے، اور اس کے لئے "المناسبة" کا عنوان قائم کرتے ہیں۔ آیات کی آیات کے ساتھ مناسبت بیان کرتے کی ایک جھلک سورہ بقرہ کی آیات کریمہ 252 اور 253 کے مابین یہ ہے:

المناسبة: لما ذكر تعالى في الآيات السابقة اصطفاء طالوت على بني اسرائيل وتفضيل داود عليهم بالملك والنبوة ثم خاطب رسوله ص بانه من المرسلين وكان ظاهر اللفظ يقتضي التسوية بين الرسل ذكر في هذه الآية ان المرسلين ليسوا في درجة واحدة بل بعضهم افضل من بعض كما يكون التفاضل بين البشر¹²

"جب اللہ تعالیٰ نے پچھلے آیات میں طالوت کا بنی اسرائیل کے لئے منتخب ہونا اور داؤد علیہ السلام بادشاہت اور نبوت کے لئے منتخب ہونا ذکر کیا، پھر آپ ﷺ کے طرف مخاطب ہوئے کہ آپ بھی رسولوں میں سے ہیں۔ تو ظاہری الفاظ رسولوں کے درمیان برابری کا تقاضا کرتی ہے۔ تو اس آیت میں یہ بیان ہو رہا ہے کہ سارے رسول درجہ میں برابر نہیں ہوتے بلکہ بعض بعض سے افضل ہے، جیسے کہ انسانوں کے درمیان فضیلت ہوتی ہے۔"

اسی طرح سورہ بنی اسرائیل میں آیات کریمہ 60 اور 70 کے مابین مناسبت بیان کرتے ہوئے موصوف لکھتے ہیں:

المناسبة: لما ذكر تعالى ما اتمن به على الناس من تسيير السفن في البحر ومن تنجيتهم من الغرق تتم ذكر المنة بما أنعم به على النوع الإنساني من تكريمهم ورزقهم وتفضيلهم على سائر المخلوقات ثم ذكر أحوال الناس ودرجاتهم في الآخرة ثم حذر الرسول صلي الله عليه وسلم من اتباع أهواء المشركين¹³

"جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر دریا میں کشتی چلنے کو آسان کیا اور لوگوں کو غرق ہونے سے بچانے کا ذکر کیا، تو احسان کو پورا کرنے کے لئے نوع انسانی کی سخاوت، رزق اور فضیلت تمام مخلوقات پر بیان فرمائی۔ پھر لوگوں کے احوال اور ان کے درجات اور رسول ﷺ کو مشرکین کے خواہشات کی پیروی سے بچنے کا ذکر کیا۔"

5. سبب نزول بیان کرنے میں علامہ صابوئی کا منہج

علامہ صابوئی اکثر آیات کے سبب نزول کا ذکر کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے وہ امام واحدی کی کتاب اسباب النزول کا سہارا لیتے ہیں جیسا کہ "وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى"⁽¹⁴⁾ کا سبب نزول بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

سبب النزول عن ابن عباس رضي الله عنه قال كان اهل اليمن يحجون ولا يتزودون ويقولون نحن المتوكلون فاذا قدموا مكة سألوا الناس فأنزل الله عز وجل وتزودوا فإن خير الزاد التقوى¹⁵

"عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ یمن والے حج کے لئے آتے تھے اور توشہ اپنے ساتھ نہیں لاتے تھے، اور کہتے تھے کہ ہم توکل والے ہیں۔ جب مکہ میں پہنچ جاتے تھے تو لوگوں سے سوال کرتے تھے تو اللہ نے مذکورہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔"

اسی طرح مصنفؒ سورہ مجادلہ میں راقم ہے:

سبب النزول روي ان خولة بنت ثعلبة امرأة أوس بن الصامت اراد زوجها مواعقتها يوما فأبت فغضب وظاهر منها فأنت رسول الله صلي الله عليه وسلم وقالت يا رسول الله ان اوسا ظاهر مني بعد ان كبرت سني ورق عظمي وان لي منه صببة صغارا ان ضمتهم اليه ضاعوا وان ضمتهم الي جاعوا فما ترى! فقال لها اراك الا قد حرمت عليه فقالت يا رسول الله والله ما ذكر طلاقا وهو ابو ولدي واحب الناس الي فجعل رسول الله رسول الله صلي الله عليه وسلم يعيد قوله ما اراك الا قد حرمت عليه وهي تكرر قولها فما زالت تراجع حتى نزل قوله تعالى قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها وتشتكي إلى الله¹⁶

"روایت کی گئی ہے کہ حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ جو اوس بن صامتؓ کی بیوی تھی، اس کے شوہر نے ایک دن اس کو حاجت پوری کرنے کے لئے بلایا مہوں نے انکار کیا، تو وہ غصہ ہو گیا اور اس سے ظہار کیا۔ تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، اور عرض کیا! یا رسول اللہ! کہ اوس نے میرے ساتھ ظہار کیا ہے اس کے بعد کہ میں بوڑھی ہو گئی ہو اور میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں، اور میرے ان سے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اگر میں ان کو اس کو سپرد کرد تو ضائع ہو جائیں گے اور اگر اپنے پاس رکھ دو تو بھوکے ہو جائیں گے آپ کی کیا رائے ہے! تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ ان پر حرام ہو گئی ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم اس نے طلاق کا لفظ ذکر نہیں کیا ہے اور وہ میرے بچوں کا باپ ہے اور لوگوں میں مجھے بہت زیادہ محبوب ہے۔ پس آپ ﷺ نے اس کو بار بار یہی جواب دیتے رہے کہ آپ ان پر حرام ہو گئی ہے، اور وہ عورت بار بار اپنی بات کی تکرار کرتی رہی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے "قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها وتشتكي إلى الله" یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔"

6. آیات کی تفسیر کرنے میں علامہ صابوئی کا منہج

علامہ صابوئیؒ "التفسیر" کے نام سے عنوان قائم کرتے ہیں، اور اس کے تحت تفصیل سے آیات کے معانی و مفہوم بیان کرتے ہیں۔ یہاں دراصل وہ عربی کلمات کا انتہائی سہل عربی زبان میں وضاحت کرتے ہیں جیسا کہ درج ذیل ہیں:

التفسیر یا ایہا الذین آمنوا ان کثیر من الاحبار والرهبان ای یا ایہا الذین صدقوا اللہ ورسولہ ان کثیرا من علماء الیہود "الاحبار" وعلماء النصارى "الرهبان" لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ ای لیاخذون اموال الناس بالحرام ویمنعونہم عن الدخول فی دین الاسلام¹⁷

"اے ایمان والو! یہودی احبار اور عیسائی راہبوں میں سے بہت سے ایسے ہیں۔ یعنی اے وہ لوگوں! جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی تصدیق کی یقیناً یہودی احبار اور عیسائی احبار میں سے بہت سے ایسے ہیں کہ لوگوں کا مال ناحق طریقے سے کھاتے ہیں، اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ یعنی لوگوں کے مالوں کو حرام طریقے سے لیتے ہیں، اور لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔"

اسی طرح مصنفؒ دوسری جگہ راقم ہے:

التفسیر واذکر فی الكتاب ابراہیم ای اذکر یا ایہا الرسول فی الكتاب العزیز خلیل الرحمن ابراہیم علیہ السلام انه کان صدیقاً نبیا ای ملازم للصدق مبالغاً فیہ جامعاً بین الصدیقۃ والنبوة والغرض تنبیہ العرب الی فضل ابراہیم الذی یزعمون الانتساب الیہ ثم یعبدون الاوثان مع أنه امام الحنفاء وقد جاء بالتوحید الصافی الذی دعاهم الیہ خاتم المرسلین¹⁸

"اور اس کتاب میں ابراہیم علیہ السلام کا بھی تذکرہ کرو۔ یعنی اے رسول قرآن کریم میں ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کیجیے۔ بے شک وہ سچی نبی تھے۔ یعنی سچائی اس کے ساتھ لازم تھی اس میں مبالغہ ہے، سچائی اور نبوت کو جمع کرنے والے تھے، اور اس سے مقصود عرب والوں کو ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت پر خبردار کرنا تھا کہ تم اپنی نسبت ابراہیم علیہ السلام کی طرف کرتے ہو، پھر بتوں کی عبادت کرتے ہو، باوجود یہ کہ ابراہیم علیہ السلام موحدین کے امام تھے، اور انہوں نے خالص اللہ کی توحید لائی جس کی طرف خاتم المرسلین نے ان کو دعوت دی۔"

7. دیگر تفاسیر کی روشنی میں تفسیر کرنے میں علامہ صابوئیؒ کا منہج

علامہ صابوئیؒ اکثر تفسیر کرتے وقت دیگر مستند تفاسیر کا مکمل حوالہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ سورہ بقرہ کے آیت 4 اور 5 میں

کہتے ہیں:

قال الراغب: الغیب ما لا یقع تحت الحواس المفلحون الفلاح الفوز والنجاح قال ابو عبیدہ کل من اصاب شیئا من الخیر فهو مفلح وقال البیضاوی المفلح الفائز بالمطلوب کانه الذی انفتحت له وجوه الظفر¹⁹

"امام راغبؒ کہتے ہیں کہ غیب وہ ہے جو حواس کے تحت واقع نہ ہوتا ہو۔ مفلحون کا میابی کو کہتے ہیں۔ امام ابو عبیدہؒ کہتے ہیں کہ جس کو بھی اچھی چیز کا سامنا کرنا پڑے وہ کامیاب ہے، اور امام بیضاویؒ کہتے ہیں کہ مفلح جو آدمی اپنے مطلوب میں کامیاب ہو جائے اس کو کہتے ہیں گویا کہ اس کے لئے کامیابی کے مقاصد کھل گئے۔"

والذین کذبوا بآیاتنا صم وبکم فی الظلمات قال ابن کثیر وهذا مثل ای مثلهم فی جہلهم وقلة علمهم وعدم فہمہم کمثل اصم وهو الذی لا یسمع ابکم وهو الذی لا یتکلم وهو مع هذا فی ظلمات لا یبصر فکیف یہتدی مثل هذا الی الطريق او ینجرج مما ہو قیہ²⁰

"اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ اندھیروں میں بھٹکتے بھٹکتے بہرے اور گونگے ہو چکے ہیں۔ حافظ ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کی حالت جہل میں اور علم کی کمی میں اور نہ سمجھنے میں بہروں کی طرح ہے، اور ان لوگوں کی طرح جو نہیں سنتے گونگوں کی طرح ہے، اور ان لوگوں کی طرح جو باتیں نہیں کرتے اور اس کے باوجود وہ اندھیروں میں ہیں دیکھتے نہیں تو وہ کس طرح راہنمائی کرتا ہے یا اس کی اہمیت سے باہر آ جاتا ہے۔"

فیشرہم بعذاب الیم اسلوب تحکم ای اخبرہم بالعذاب الیم فی دار الجحیم قال الزمخشری وانما قرن بین الکائنین و بین الیہود والنصارى تغلیظا علیہم ودلالة علی ان من يأخذ منهم السحت ومن لا یعطى من المسلمین من طیب ماله سواء فی استحقاق البشارة بالعذاب الیم²¹

"ان کو ایک دردناک خوشخبری سنا دو۔ یعنی ان لوگوں کو جہنم میں دردناک عذاب کو خبر دے دو۔ علامہ زمخشریؒ کہتے ہیں کہ مال جمع کرنے والوں کو اور یہود اور نصاریٰ کو ان پر سختی کے لئے ایک ساتھ جمع کیا۔ اور اس بات کی دلالت کے لئے کہ جو آدمی ان میں سے حرام لیتا ہے اور جو مسلمانوں کے پاک مال کو روکتا ہے۔ یہ دونوں دردناک عذاب کے مستحق ہونے میں برابر ہے۔"

فتکویٰ بما جہاہم وجنوبہم وظہورہم ای تحرق بما الجہاہ والجنوب والظہور بالکی علیہا قال ابن مسعود والذی لا الہ غیرہ لا یکوی عبد بکنز فیمس دینار دینارا ولادرہم درہماولکن یوسع جلدہ فیوضع کل دینار ودرہم علی حدتہ²² وخصت ہذہ الاعضاء بالکی لان البخیل یری الفقیر قادمًا فیتقطب جہتہ فاذا جاءہ اعرض بجانہ فاذا طالبہ باحسان ولاہ ظہرہ قال القرطبی الکی فی الوجه اشہر واشنع وفي الظهر والجنب آلم ووجع فلذلک خصہا بالذکر من بین سائر الاعضاء²³

"پھر اُس سے ان لوگوں کی پیشانیاں اور ان کی کروٹیں اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گے۔ یعنی اس سے ان لوگوں کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں اس داغ سے جلانے جائیں گے۔ ابن مسعودؒ فرماتے ہیں قسم ہے اُس ذات کی جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے بندہ خزانہ جمع نہیں کر سکتا؟ پس وہ دینار اور درہم کو مسح کرتا ہے۔ پس ہر دینار اور درہم کے مقابلے میں اپنی جلد کو پھیلاتا ہے، اور ان اعضا کو داغ کی وجہ سے اس وجہ سے خاص کیا گیا کیونکہ بخیل جب فقیر کو دیکھتا تھا تو اپنے پیشانی کو ایک طرف کرتا جب وہ اس طرف سے آتا تو ایک کنارے پر ہو جاتا جب وہ احسان کا مطالبہ کرتا تو اپنے پیٹھ کو پس پشت کرتا۔ علامہ قرطبیؒ کہتے ہیں کہ داغ چہرے پر زیادہ مشہور اور قبیح ہے، اور پیٹھ اور کنارہ پر درد اور مصیبت کا باعث ہے اسی وجہ سے باقی اعضا میں سے اس عضو کو خاص کر دیا۔"

ولو اثم رضوا ما آتاهم اللہ ورسولہ ای ولو ان هؤلاء الذین عابوک یا محمد رضوا بما اعطیتہم من الصدقات وقنعوا بثلک القسمة وان قلت قال ابو السعود وذكر اللہ عز وجل للتعظیم والتنبیہ علی ان ما فعلہ الرسول کان بامرہ سبحانه²⁴

"جو کچھ بھی انہیں اللہ اور اس کے رسول نے دے دیا تھا کیا اچھا ہوتا کہ یہ اُس پر راضی رہتے، اور جن لوگوں نے اسے محمد ﷺ آپ پر عیب لگایا، اگر وہ راضی ہو جاتے اس مال پر جو آپ نے انہیں صدقات میں سے دی تھی اور اس قسمت پر اگرچہ تھوڑی تھی قناعت اختیار کرتے۔ ابو سعودؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کا ذکر تعظیم کے لئے ہے اور تنبیہ ہے اس بات پر آپ ﷺ نے جو تقسیم کی تھی وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا تھا۔"

وقالوا حسبن اللہ ای کفانا فضل اللہ وانعامہ علینا سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ ای سیرقنا اللہ صدقۃ او غنیمۃ اخری خیرا واکثر مما آتانا انا الی اللہ راغبون ای انا الی طاعة اللہ وافضاله واحسانه لراغبون وجواب لو محذوف

تقدیرہ لکان خیرا لهم قال الرازي وترك الجواب في هذا المعرض ادل على التعظيم والتهويل وهو كقولك للرجل لو جئتنا ثم لم تذكر الجواب ای لو فعلت ذلك لرأيت أمرا عظيما²⁵

"اور وہ کہتے گئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب پر اللہ کا فضل اور کرم ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اپنے فضل سے صدقہ اور غنیمت دے گا۔ جو زیادہ ہوگا اس مال سے جو ہمیں دیا گیا ہے ہم اللہ ہی سے لگائے ہوئے ہیں۔ یعنی ہم اللہ کی اطاعت اس کے فضل اور احسان کی امید لگائے ہوئے ہیں۔ اور لو کا جواب مخدوف ہے اصل میں اس طرح ہے کہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔ امام رازیؒ نے کہا کہ یہاں پر جواب کو چھوڑنا تعظیم اور ہولناکی کی وجہ سے ہے، اور اس کی مثال ایسی ہے کہ آپ کسی کو کہے کہ آپ ہمارے پاس آئے، اگر آپ ہمارے پاس آئے اور جواب کا ذکر نہیں کیا۔ یعنی اگر آپ نے ایسے کیا تو آپ کو ایک بڑی چیز نظر آئے گی۔"

والله عليم حكيم ای عليم بمصالح العباد حكيم لا يفعل الا ما تقتضيه الحكمة وانما حصر مصرف الزكاة في تلك الاصناف ليقطع طمع المنافقين فيها فاتصلت هذه في المعنى بآية اللز في الصدقات²⁶

"اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مصالح کو جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا، اور زکوٰۃ کو مذکورہ اصناف میں اس وجہ سے حصر کیا گیا کہ منافقین کی طمع اور لالچ ختم ہو جائے۔"

ولأوضعوا خلالكم قال الطيبي فيه استعارة حيث شبه سرعة افسادهم ذات البين بطريق النيممة بسرعة سير الراكب ثم استعير لها الايضاع وهو للإبل والأصل ولأوضعوا ركائب نائمهم خلالكم²⁷

"تمہاری صفوں کے درمیان دوڑے دوڑے پھرتے۔ امام طیبیؒ کہتے ہیں کہ یہاں پر استعارہ ہے کیونکہ اس نے ان کی خرابی کی رفتار کو گپ شپ کی راہ سے مسافر چلنے کی رفتار سے تشبیہ دی ہے، اور پھر اسے اس کے لئے ادھار لیا ہے وہ چیز جو اونٹوں کے ساتھ خاص ہے۔ اور اصل میں ان لوگوں کی متعلقین آپ کے درمیان ہے۔"

8. بلاغی نکات بیان کرنے میں علامہ صابوئیؒ کا منہج

علامہ صابوئیؒ کی تفسیر کی یہ امتیازی خصوصیت ہے کہ وہ حسبِ ضرورت کلماتِ قرآنیہ کی بلاغی پہلو بھی بیان کرتے ہیں۔ جب مضمون پورا ہو جائے تو وہاں پر "البلاغۃ" عنوان کے تحت بلاغی نکات بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ سورہ فاتحہ کے اختتام پر اترتا ہے:

البلاغۃ: 1- الحمد لله الجملة خبرية لفظاً انشائية معنى اي قولوا الحمد لله وهي مفيدة لقصر الحمد عليه تعالى كقولهم الكرم في الرعب.

2- اياك نعبد واياك نستعين فيه التفات من الغيبة الى الخطاب ولو جرى الكلام على الاصل لقال اياه نعبد وتقدم المفعول بفيد القصر اعني الاختصاص اي لا نعبد سواك كما في قوله تعالى وايائي فارهبون الخ²⁸

"الحمد للہ لفظاً جملہ خبریہ اور معنی انشائیہ ہے۔ یعنی تم سب اللہ کی تعریف کرو اور یہ اللہ تعالیٰ کی حمد کے لئے مفید ہے کیونکہ اس کا کرم سختی میں بھی ہوتا ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ اس میں غیبت سے خطاب کی طرف التفات ہے۔ اگر کلام اپنے اصلی حالت میں ہوتا تو یہ ایاہ نعبد ہوتا، اور مفعول کی تقدیم یہ قصر کا فائدہ دیتی ہے یعنی اختصاص کا تیرے علاوہ ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے جیسا کہ باری تعالیٰ کا اس قول میں کہ خاص مجھ سے ہی ڈرو۔"

اسی طرح مصنفؒ سورہ نصر کے تحت فرماتے ہیں:

البلاغۃ: 1- ذکر الخاص بعد العام نصر الله والفتح نصر الله يشمل جميع الفتوحات عطف عليه فتح مكة تعظيما لشان هذا الفتح واعتناء بامره.

2- اطلاق العموم واردة للخصوص ورايت الناس لفظ الناس عام والمراد به العرب.

3- الاضافة للتشريف يدخلون في دين الله اضافة اليه تشريفا وتعظيما كبيت الله وناقة الله.

4- صيغة المبالغة انه كان توابا لان صيغة فعال للمبالغة²⁹

"عام کے بعد خاص کا ذکر تمام فتوحات کو شامل ہے، اور اس پر فتح مکہ کو عطف کیا اس فتح کی عظمت اور اس حکم کی تعمیل کرنے کی ترغیب ہے۔ عام کا ذکر اور مراد اس سے خاص ہے۔ یعنی ناس عام ہے لیکن مراد اس سے عرب ہے۔ دین اللہ میں اضافت تشریفاً اور تعظیماً ہے جس طرح میں بیت اللہ اور ناقۃ اللہ میں اضافت تشریفاً اور تعظیماً ہے۔ تو اب مبالغہ کا صیغہ ہے۔"

9. فوائد بیان کرنے میں علامہ صابوئی کا منہج

علامہ صابوئی اکثر موقع و محل کی مناسبت سے آیات قرآنیہ سے فوائد نکالتے ہیں۔ جیسا کہ سورہ بقرہ کے آیت "فَإِذَا

قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ³⁰ میں لکھتے ہیں۔

فائدة: اصل النسك العبادة وسميت ذبيحة الانعام نسكا لآخا من اشرف العبادات التي يتقرب بها المؤمن الى الله تعالى³¹

"نسک اصل میں عبادت کو کہتے ہیں اور قربانی کو نسک اسی وجہ سے کہا کہ یہ بندوں کی عبادت میں سے ایک انتہائی اہم عبادت ہے جس کی وجہ سے انسان اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے۔"

اسی طرح سورہ اعراف میں "اِنَّ تَرَانِي⁽³²⁾" عنوان کے تحت رقم طراز ہے:

فائدة: لما سمع الكليم موسى كلام الله اشتاق الى رويته لأن التلذذ بسماع كلام الحبيب يزيد في الشوق اليه والحنين³³

"جب موسیٰ نے اللہ کا کلام سنا تو اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ کیونکہ محبوب کے کلام کو سننے میں اس کی خواہش اور ترس میں اضافہ ہوتا ہے۔"

10. اہم مقصد کی طرف قاری کو متوجہ کرانے میں علامہ صابوئی کا منہج

علامہ صابوئی بات کی اہمیت کے پیش نظر اکثر مقامات پر "تنبیہ" کے عنوان سے پڑھنے والوں کو متوجہ کراتے ہیں۔

جیسا کہ سورہ انعام میں "لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ آيَةٍ كَرِيمَةٍ کے تحت لکھتے ہیں:

تنبيه: قوله تعالى لا تدركه الأبصار الآية نفت الاحاطة ولم تنف الرؤية فلم يقل تعالى لا تراه الابصار فمن ذهب الى عدم رؤية الله في الآخرة كالمعتزلة فقد جانب الحق وضل السبيل بمخالفة ما دل عليه كتاب الله وسنة رسوله المتواترة اما الكتاب فقوله تعالى وجوه يومئذ ناضرة الى رها ناضرة واما السنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم سترون ربكم كما ترون هذا القمر لا تضامون في رؤيته. وكفى بالكتاب والسنة دليلا وهاديا³⁴

"اللہ کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتے۔ آیت کریمہ میں احاطہ کی نفی کی گئی ہے اور دیکھنے سے انکار نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح نہیں فرمایا کہ اس کو نہیں دیکھا جاسکتا۔ پس معتزلہ نے آخرت میں اللہ کی رؤیت کا انکار کیا ہے انہوں نے حق کا رخ کھو دیا، اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔ یہ کتاب اللہ اور حدیث متواترہ کے خلاف ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُس دن بہت سے

چہرے شاداب ہوں گے۔ اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ بے شک تم اپنے رب کو دیکھو گے جس طرح تم اس چودھویں کی چاند کو دیکھ رہے ہوں۔ آپ اس کی دیکھنے میں مزاحمت نہیں کرتے۔" اسی طرح سورہ جمعہ کے تحت مصنف راقم ہے:

تنبيه: يوم الجمعة سمي بذلك لاجتماع المسلمين فيه للصلوة وقد كان يسمى في الجاهلية يوم العروبة واول من سماه جمعة كعب بن لؤي واول من صلى بالمسلمين الجمعة اسعد بن زرارۃ صلى بهم ركعتين وذكرهم فسميت الجمعة حين اجتمعوا اليه فهي اول جمعة في الاسلام³⁵

"جمعہ کو جمعہ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس میں مسلمان نماز کے لئے جمع ہو جاتے ہیں، اور جاہلیت میں اس یوم عربہ کہاجاتا تھا۔ اور سب سے پہلے کعب بن لؤی نے اس کو جمعہ کہا۔ اور سب سے پہلے اسعد بن زرارہؓ نے جمعہ کی دو رکعت نماز پڑھی اور ان کا ذکر کیا۔ پس اس کو جمعہ مسمیٰ کیا گیا کیونکہ لوگ اس میں جمع ہوئے تھے اور یہ اسلام میں پہلا جمعہ تھا۔"

11. سورت یائت کریمہ میں قصے کو تفصیل سے بیان کرنے میں علامہ صابوئی کا منہج

محمد علی صابوئی "ذکر القصة" کے عنوان سے کبھی کبھار آیات کے اندر بیان ہونے والے قصے کا تفصیلی ذکر کرتے ہیں جیسا کہ سورہ بقرہ میں آیت نمبر 67 کے تحت راقم ہے:

معجزة إحياء الميت وقصة البقرة ذكر القصة روى ابن ابي حاتم عن عبيدة السلماني قال كان رجل من بني إسرائيل عقيماً لا يولد له وكان له مال كثير وكان ابن اخيه وارثه فقتله ثم احتمله ليلاً فوضعه على باب رجل منهم ثم اصبح يدعيه عليهم حتى تسلحوا وركب بعضهم على بعض فقال ذوو الرأي منهم والنهي علام يقتل بعضنا بعضاً وهذا رسول الله فيكم؟ فاتوا موسى عليه السلام فذكروا ذلك له فقال {إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً} قال ولو لم يعترضوا لاجزأت عنهم ادنى بقرة ولكنهم شددوا فشدد الله عليهم حتى انتهوا إلى البقرة التي امروا بذبحها فوجدوها عند رجل ليس له بقرة غيرها فقال والله لا انقصها من ملء جلدتها ذهباً فاشتروها بملء جلدتها ذهباً فذبحوها فضرى به بعضهما فقام فقالوا من قتلنا؟ قال هذا وأشار على ابن اخيه ثم مال ميتاً فلم يعط من ماله شيئاً فلم يورث قاتل بعد³⁶ الخ

"میت کو زندہ کرنے کا معجزہ اور گائے کا قصہ۔ ابن ابی حاتم سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بانجھ تھا اس کی اولاد نہیں تھی اور اس کے پاس بہت سامان تھا، اور اس کا بھتیجا اس کا وارث تھا۔ تو بھتیجے نے اس کو قتل کیا اور اس کی لاش کسی کی دروازے پر رکھ دی۔ جب صبح ہو گئی اس پر دعویٰ کیا یہاں تک کہ وہ مسلح ہو کر ایک دوسرے کے خلاف ہو گئے۔ ان میں سے اہل الرای نے کہا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے کی ممانعت ہے اور یہ اللہ کا رسول آپ میں موجود ہے۔ پس وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور اس کو اس واقعہ کا ذکر کیا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو۔ اگر وہ اس پر اعتراض نہ کرتے تو اس سے معمولی گائے بھی کافی ہو جاتی۔ لیکن انہوں نے سختی کر دی اور اللہ نے بھی ان پر سختی کر دی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے مطلوبہ گائے کو پہنچ گئے اور اسے ایسے آدمی کے ساتھ پایا جس کے ساتھ اس کے علاوہ کوئی اور گائے نہیں تھا۔ اس مالک نے کہا اللہ کی قسم! میں اس کو اس کے جلد کو سونے سے بھرنے سے کم پر فروخت نہیں کروں گا۔ انہوں نے اس کو اس مطلوبہ رقم پر خرید لیا، اس کو ذبح کیا اور اس گائے کو عضواٹھا کر مقتول کی لاش پر مارا تو وہ زندہ ہو گیا اور اپنے بھتیجے کی

طرف اشارہ کیا، پھر وہ مر گیا۔ لہذا بھتیجے نے اس کے ر قم سے کچھ نہیں لیا، اور اس واقعہ کے بعد قاتل کو کبھی میراث نہیں دیا گیا۔"

اکثر "ذکر القصة" عنوان کے بغیر قصہ بیان کرتے ہیں:

ولقد آتینا داود وسليمان علما هذه هي القصة الثانية في السورة الكريمة وهي قصة داود وسليمان عليهما السلام والمعنى والله لقد اعطينا داود وابنه سليمان علما واسعا من علوم الدنيا والدين وجمعنا لهم بين سعادة الدنيا والآخرة³⁷

"اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم دیا تھا۔ یہ اس سورت میں دوسری قصہ ہے اور یہ کہانی داؤد اور سلیمان کی ہے، اور مطلب یہ ہے کہ ہم نے داؤد اور اس کے بیٹے سلیمان کو دنیاوی اور دینی علوم کا وسیع علم عطا کیا تھا، اور ہم نے انہیں دنیا کی خوشی اور آخرت کے مابین جمع کیا تھا۔"

12. لطیفہ بیان کرنے میں علامہ صابوئی کا منہج

کبھی کبھار مصنف "لطیفہ" کے عنوان سے آیت کریمہ کی نکات اور اسرار کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ سورہ آل عمران آیت نمبر 120 کے تحت لکھتے ہیں:

لطيفة: عبر بالمس في قوله إن تمسككم حسنة وبالاصابة في قوله وان تصبكم سيئة وذلك للاشارة الى ان الحسنة تسوء الاعداء حتى ولو كانت بايسر الاشياء ولو مسا خفيفا واما السيئة فاذا تمكنت الاصابة بها الى الحد الذي يرثي له الشامت فانهم لا يرثون بل يفرحون ويسرون وهذا من اسرار بلاغة التنزيل³⁸

"اچھی حالت کو مس سے اور بری حالت کو اصابت سے اسی وجہ سے ذکر کیا کہ بے شک اچھی حالت دشمنوں کو ناراض کرتا ہے یہاں تک کہ وہ آسان اشیاء میں ہو، اور بری حالت میں جب اصابت پر قادر ہو جائے ان پر افسوس کا اظہار کیا جاتا ہے وہ ان کے وارث نہیں ہوتے ہیں بلکہ خوشی اور آسانی سے رہتے ہیں اور یہ فصاحت کا راز ہے۔"

اسی طرح سورہ فرقان میں آیت نمبر 10 کے تحت رقم ہے:

لطيفة: نبه تعالى بقوله تبارك الذي ان شاء جعل لك خيرا من ذلك على انه تعالى يعطي العباد على حسب المصالح فيفتح على واحد ابواب المعارف والعلوم ويسد عليه ابواب الدنيا ويفتح على آخر ابواب الرزق ويحرمه لذة الفهم والعلم ولا اعتراض عليه لانه فعال لما يريد³⁹

"اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول سے بڑی شان ہے اُس (اللہ) کی جو اگر چاہے تو تمہیں ان سب سے کہیں بہتر چیز دیدے جیسا کہ اس نے بندوں کو ان کی مصالح کے موافق عطا کیا ہے۔ لہذا وہ علم و معارف کا ایک دروازہ کو کھول دیتا ہے، اور دنیا کے بند دروازوں کو کھول دیتا ہے۔ اور رزق کا آخری دروازہ کھولتا ہے اور اسے فہم اور علم کی خوبی سے محروم کرتا ہے۔ اور اس پر سوال نہیں کیا جاتا، کیونکہ اللہ جو کچھ ارادہ کرتا ہے وہی کرتا ہے۔"

خلاصہ بحث

علامہ صابوئی کی اکثر تصنیفات تفسیر کے متعلق ہے۔ اس دور میں صفوة التفاسیر ایک درنایاب ہے۔ کیونکہ اس میں آیات کی تفسیر میں قدیم تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ صفوة التفاسیر میں علامہ صابوئی کا منہج یہ ہے کہ سورت کا اجمالی

خاکہ بیان کرتا ہے۔ سورت کی فضیلت کے بارے میں اگر مستند روایت موجود ہو تو اس کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ علامہ صابونی کلمات کی لغوی تحقیق کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اکثر علامہ صابونی آیات کریمہ کے درمیان ربط بیان کرتا ہے۔ لیکن سورت اور سورت کے درمیان ربط بیان نہیں کرتا۔ موصوف آیت کریمہ کے سبب نزول کے طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ آیت کی تفسیر کے بارے میں اختصار سے کام لیتے ہیں۔ اس تفسیر کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ موصوف مضمون کے اختتام پر "البلاغۃ" عنوان کے تحت بلاغی نکات ذکر کرتے ہیں۔ علامہ صابونی کبھی کبھار آیات کریمہ سے فوائد نکال لیتے ہیں۔ اگر آیت کریمہ کوئی اہم مسئلہ ہو تو علامہ صابونی "تنبیہ" عنوان کے تحت اس پر تفصیلی گفتگو کرتا ہے۔ سورت یا آیت کریمہ میں مصنف اس سورت اور آیت کریمہ کے قصہ کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ کبھی کبھار مصنف "لطیفۃ" عنوان کے تحت آیت مبارکہ کے رموز اور اسرار کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔

خواشی و حوالہ جات

- 1 قطلوبغا، ابوالفداء زین الدین، تاج التراجم 1: 105، دار القلم، دمشق 1413ھ
- 2 نفس مصدر
- 3 محمد علی صابونی، صفوة التفاسیر 1: 20، دار القرآن، بیروت، 1981ء
- 4 نفس مصدر 1: 24
- 5 صفوة التفاسیر 2: 254
- 6 نیشاپوری، ابوالحسن مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، حدیث (212) دار احیاء التراث، بیروت، 1421ھ
- 7 نفس مصدر، حدیث (252)
- 8 صفوة التفاسیر 3: 6
- 9 نفس مصدر 3: 30
- 10 سورة الحديد 57: 16
- 11 صفوة التفاسیر 3: 325
- 12 نفس مصدر 1: 160
- 13 صفوة التفاسیر 2: 169
- 14 سورة البقرة 2: 197
- 15 صفوة التفاسیر 1: 128
- 16 نفس مصدر 3: 334
- 17 صفوة التفاسیر 1: 533
- 18 نفس مصدر 2: 218
- 19 ابوسعید عبداللہ بن عمر، انوار التنزیل و اسرار التاویل 1: 40، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1418ھ

- 20 ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم 3: 255، دار طیبہ للنشر، بیروت، 1999ء
- 21 زحخشری، ابوالقاسم محمود بن عمرو، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل 2: 266، دار الکتب العربی، بیروت، 1407ھ
- 22 ابن جریر، ابو جعفر محمد بن جریر طبری، جامع البیان فی تائویل القرآن 14: 233، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، 2000ء
- 23 قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن 8: 129، دار الکتب، قاہرہ، 1964ء
- 24 ابوسعود محمد بن محمد بن مصطفیٰ، التفسیر 4: 75، دار احیاء التراث، بیروت (س-ن)
- 25 رازی، ابو عبد اللہ محمد بن عمر، مفاتیح الغیب 16: 76، دار احیاء التراث، بیروت، 1420ھ
- 26 ابن جزی، ابوالقاسم محمد بن احمد، التسهيل لعلوم التنزیل 1: 341، شرکہ دار ارقم، بیروت، 1416ھ
- 27 آلوسی، شہاب الدین محمود بن عبد اللہ، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی 5: 303، دار الکتب، بیروت، 1415ھ
- 28 صفوۃ التفاسیر، ج 1، ص 26
- 29 نفس مصدر 3: 616
- 30 سورة البقرة: 200
- 31 صفوۃ التفاسیر 1: 131
- 32 سورة الاعراف: 7: 143
- 33 صفوۃ التفاسیر 1: 472
- 34 نفس مصدر 1: 412
- 35 صفوۃ التفاسیر 3: 382
- 36 نفس مصدر 1: 66
- 37 صفوۃ التفاسیر 2: 404
- 38 نفس مصدر 1: 226
- 39 صفوۃ التفاسیر 2: 359